خواتین اور شاپنگ



تالیف
محمد اختر صدیق

مکتبہ اسلامیہ

کتاب .... خواتین اور شاپنگ
تالیف .... محمد اختر صدیق
ناشر .... محمد سرور عاصم
کمپوزنگ/ڈیزائننگ .... مکتبہ اسلامیہ پرنٹرز
اشاعت .... فروری 2007ء
قیمت ....

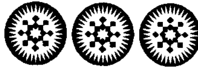


مکتبہ اسلامیہ

لاہور بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973

فیصل آباد بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فون: 041-2631204

فہرست



عرض مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ اَشْرَفِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ. أَمَّا بَعْدُ:

معزز قارئین! آپ میری اس بات سے ضرور اتفاق کریں گے کہ ہماری بہنیں عام حالات میں گھروں کے اندر نارمل کنڈیشن میں رہتی ہیں اور یہ کہ اکثر شادی شدہ بہنیں بھی مذکورہ حالت میں ہی زندگی کے ایام بسر کرتی ہیں اور اپنے خاوند کے لیے کوئی خاص تیاری نہیں کرتی ہیں مگر جب انھیں Shopping (خریداری) کے لیے بازار جانا ہو تو ان کی تیاری قابل دید ہوتی ہے۔ نئے کپڑے پہنے جاتے ہیں، میک اپ کا اہتمام کیا جاتا ہے، گھنٹوں میل کچیل صاف کی جاتی ہے، خوشبو لگائی جاتی ہے۔ وہ ایسے سج دھج کر بازار وارد ہوتی ہیں جیسے شادی یا کسی عظیم تقریب میں شرکت کرنا ہو۔ اگر ان کے ساتھ کسی مرد نے بھی بازار جانا ہو تو وہ بیچارا ان کی لمبی تیاری سے گھبرا اٹھتا ہے۔ اور پریشان ہو جاتا ہے۔ وہ مسکین بار بار آوازیں تو بہت دیتا ہے مگر نگار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے؟

یہ بات بھی کسی سے مخفی نہیں کہ عورتوں کا بازار آنا جانا مردوں کی نسبت کچھ زیادہ ہی ہے۔ اگر ہم ملبوسات، تزیین و آرائش اور جیولری بازاروں کا جائزہ لیں تو ہر طرف عورتیں ہی عورتیں نظر آتی ہیں۔ جب سے عورتوں سے متعلقہ خاص اشیاء کے بازار کھلے ہیں تب سے خواتین کی بازار میں آمدورفت مبالغہ کی حد سے بھی زیادہ ہے۔

اسلام دین فطرت ہے۔ اس عالمگیر مذہب نے مجبوری کے تحت عورت کو بعض حدود کا لحاظ رکھتے ہوئے بازار جانے کی اجازت دی ہے مگر ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ

ہماری بہنیں اسلامی حدود وقیود کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سارا سارا دن بازاروں میں گھومتی پھرتی نظر آتی ہیں۔ دکانداروں سے بے باکانہ گفتگو میں وہ کوئی عار محسوس کرتی ہیں اور نہ ہی پردہ کا کوئی خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ کاش میری بہنیں اسلامی تعلیمات کو مدنظر رکھ کر بازار کا رخ کرتیں! کیونکہ آوارہ منش اور اوباش نوجوانوں کا پہلا ہدف بازار ہی ہیں۔ وہ بھی عورتوں کی طرح اس مرض کا شکار ہیں کہ بن سنور کر بازار آتے ہیں اور سارا دن منہ اٹھائے لوگوں کی عزتوں پر ڈورے ڈالتے رہتے ہیں۔ یہ بیچارے کبھی کبھی جوتوں اور سینڈلوں کا مزا چکھتے ہیں اور کبھی گالیوں سے ان کی ضیافت ہوتی ہے مگر یہ بڑے مزے سے کہتے ہیں!

کتنے شریں ہیں تیرے لب کے رقیب
گالیاں کھا کے بھی بے مزا نہ ہوا

بعض اوقات یہ شیطانی نمائندے عزت مآب بہنوں کو اپنے پرفریب جال میں پھانس کر اس قیمتی متاع سے محروم کر دیتے ہیں جو ہر عورت کو زندگی میں فقط ایک ہی بار نصیب ہوتی ہے۔ پھر ان کی مجبوری کو اس قدر کیش کرتے ہیں کہ الحفیظ والأمان۔ بعض بد بخت بازاروں کے اندر رش کا فائدہ اٹھاتے ہوئے خواتین سے بدتمیزی اور چھیڑ خانی کرتے ہیں اور کئی دفعہ اس اذیت ناک صورت حال کے سامنے بعض خواتین کو بے بس ہوتے اور چیختے چلاتے بھی دیکھا گیا ہے مگر اس وقت ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔

چاہے میری معزز بہنیں مجھ سے اختلاف کریں مگر میں نے جو الفاظ لکھے ہیں وہ سو فیصد حقیقت پر مبنی ہیں اور اللہ تعالیٰ میری اس بات پر گواہ ہے۔

میں اس موقع پر ایک دو واقعات کی طرف اشارہ مناسب سمجھتا ہوں۔

ایک دفعہ جمعرات کے دن عشاء کی نماز کے قریب سید علی ہجویری کے دربار کی دائیں سمت واقع بازار میں جانے کا اتفاق ہوا کسی پروگرام کی وجہ سے رش کافی تھا، ہم نے ایک نوجوان لڑکی کو روتے اور تیز تیز چلتے ہوئے دیکھا اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی بچی بھی تھی، اس لڑکی کے پیچھے پیچھے چند اوباش نوجوانوں کا ٹولہ تھا جو اس بیچاری کے ساتھ چھیڑ خانی کر رہے تھے، اسے تنگ کر رہے تھے اور وہ ان کے نرغے سے نکلنے کی کوشش میں تیز تیز چلتی جا رہی تھی اور ساتھ ساتھ رو بھی رہی تھی مگر ان بدکرداروں کو کوئی روکنے والا نہ تھا جبکہ دو پولیس والے بھی خاموش تماشائی بنے کھڑے تھے۔

اسی طرح ایک دفعہ عشاء کے بعد انارکلی لاہور میں کالج کے آوارہ لڑکے پنجاب یونیورسٹی کی دو طالبات کو تنگ کر رہے تھے، ان پر سرِعام آوازیں کس رہے تھے (کیونکہ وہ انتہائی بیہودہ لباس میں تھیں) اور وہ بے بسی کے عالم میں بھاگم بھاگ یونیورسٹی کی طرف جا رہی تھیں مگر کوئی ان کی مدد کو تیار نہ تھا۔

درحقیقت خواتین کو اللہ تعالیٰ نے مردوں کے مقابلے میں کمزور اور نازک بنایا ہے چاہے وہ ترقی اور آزادیِ نسواں کے نام پر گھروں سے نکلنے کے پروگرام بناتی رہیں، بازاروں، ہوٹلوں اور تفریح گاہوں کی زینت بنتی رہیں اگر وہ اسلامی حدود و قیود کو اپنی زندگی کی زینت نہیں بنائیں گی تو وہ غیر محفوظ ہوتی چلی جائیں گی۔

میں نے اس کتابچہ میں عزت مآب بہنوں کی خدمت میں چند اسلامی اصول پیش کرنے کی کوشش کی ہے جن کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے وہ بازار کا رخ کر سکتی ہیں بشرطیکہ انھیں کوئی مجبوری ہو اور بازار جانے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہو۔

میں اپنی بہنوں سے معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ نہ ہی تو میں ان کے خلاف کچھ لکھنا چاہتا ہوں اور نہ ہی ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کا ارادہ ہے اور نہ ہی ان کی ترقی میں رکاوٹ بننے کا کوئی پروگرام ہے بلکہ یہ تو ان کے ساتھ محض دینی بنیادوں پر خیر خواہی ہے اور ان کی حفاظت پیش نظر ہے کیونکہ ہر صاحبِ بصیرت مرد اور عورت اس بات سے آگاہ ہے کہ عورت کی عزت وآبرو، عفت وعصمت ہی اس کا سرمایہ حیات ہے۔

میں اپنی تمام اسلامی بہنوں سے یہ امید کرتا ہوں کہ وہ ان گزارشات پر غور بھی کریں گی اور عمل کرنے کی کوشش بھی اور اس کتابچہ کو خواتین میں عام کرنے میں اپنا کردار بھی ادا کریں گی۔ انشاء اللہ یہ عمل ان کے لیے صدقہ جاریہ ہوگا کیونکہ جو بہنیں بازار میں اپنا قیمتی وقت خواہ مخواہ برباد کرتی ہیں۔ خصوصاً رمضان المبارک کے آخری اور ذوالحجۃ کے پہلے بابرکت دس دن، شاید وہ ان لمحات کی قدر پہچان سکیں۔

ایک اور گزارش بھی کرنا چاہوں گا کہ اگر کسی بہن کے پاس کوئی مزید ایسی بہترین تجویز ہو جو خواتین کی عزت وناموس اور ان کے دین وایمان کو تحفظ دینے میں معاون ثابت ہو کہ جن کو کسی مجبوری یا بعض وجوہات کی بنا پر بازار کا رخ کرنا پڑتا ہے اور اس کا ذکر اس کتابچہ میں نہیں تو وہ ہمیں مکتبہ کے پتہ پر ضرور ارسال فرمائے تاکہ شکریہ کے ساتھ اس تجویز کو کتابچہ میں جگہ دی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ ہماری نیک خواہشات اور کوششوں کو قبول فرمائے اور ہمارے لیے ان کو ذخیرہ آخرت بنائے۔ (آمین)

محمد اختر صدیق

عورت کب بازار جا سکتی ہے؟

یہ بات مسلّم ہے کہ قرون اولیٰ میں جو کہ امت اسلامیہ کے بہترین افراد کا عہد زندگانی اور مثالی معاشرہ تھا، عورتوں کی بازار آمد ورفت بہت ہی کم تھی۔ ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا مکہ کی مالدار خاتون تھیں، وہ بازار میں خود خرید وفروخت کرنے کی بجائے اپنا مال ایماندار تاجروں کو پیش کرتیں اور اپنے غلام کو امورِ تجارت پر نظر رکھنے کے لیے ساتھ بھیج دیتیں، حتی کہ ان کا مال سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی پیش کیا گیا، اس کی تفصیل کتب سیرت میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اس وقت وہی عورت بازار نظر آتی تھی جو انتہائی مجبور ہوتی، اس کی ضروریات پوری کرنے والا کوئی مرد نہ ہوتا، وہ اپنے لیے یا اپنے بچوں کے لیے مجبوراً گھر سے نکلتی، بازار جاتی اور جلد سے جلد اپنا کام ختم کر کے واپس آ جاتی۔

اس لیے شاید ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ عورت فقط ایک ہی حالت میں بازار جا کر خریداری وغیرہ کر سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اسے کوئی ایسا مرد میسر نہ ہو جو اس کو بازار سے اشیائے ضرورت لا کر دے یا مرد تو ہو مگر اس کے لیے بازار جانا ناممکن ہو مثلاً: یہ کہ وہ گھر میں موجود نہ ہو، مریض ہو یا پاگل ہو، مطلوبہ چیز خریدنے کی اہلیت نہ رکھتا ہو یا پھر خرید وفروخت کے اصول وقواعد سے یکسر ناواقف ہو۔

ضروری نوٹ:

اس کتابچہ میں جو گزارشات ذکر کی جا رہی ہیں ان میں سے بعض کا تعلق مردوں سے بھی ہے اگرچہ ہماری کاوش مسلمان بہنوں کے لیے خاص ہے۔

اس اصول کو بیان کرنے کے بعد ہم چند ایسی گزارشات مسلمان بہنوں کی خدمت میں عرض کرنا چاہیں گے جن پر عمل کرنا ہر مسلمان عورت کا فرض ہے۔ یہ وہ اسلامی آداب ہیں جو بازار جانے والی ہر مسلمان خاتون کو تحفظ فراہم کرنے کا ذریعہ اور اس کی پاکدامنی اور عفت وعصمت کی حفاظت کا سبب ہیں ان کا ذکر اس لیے ضروری ہے کہ آج کل اکثر خواتین وحضرات بازار جانے کو دل پسند مشغلہ بنائے ہوئے ہیں مگر اس سے پہلے ہم بازار کی شرعی حیثیت کا تجزیہ پیش کرنے کی اجازت چاہیں گے۔

بازار کیسا مقام ہے؟

یاد رکھیے! عام طور پر بازاروں میں اللہ تعالیٰ کا نام کم ہی لیا جاتا ہے۔ جہاں ناپ تول میں کمی، دھوکہ دہی، ملاوٹ، قیمتوں کا ناجائز اتار چڑھاؤ، فراڈ اور کساد بازاری کا دور دورہ ہو وہ جگہ ایک مسلمان کے لیے کیسے پسندیدہ ہوسکتی ہے؟ جس مقام پر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہوتا ہو، وہ جگہ نہ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل تعریف ہے اور نہ ہی ایک سچے مسلمان کے ہاں دل پسند ہے، بلکہ اگر مجبوری کی بنا پر اسے وہاں جانا پڑ جائے تو اس کا دل کڑھتا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ تاجر اور خریدار جو بازاروں میں بھی اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں۔ پورا تولتے ہیں، ایمانداری سے کام لیتے ہیں اور خرید وفروخت میں مالک کائنات کا خوف دل میں رکھتے ہیں۔ اکثر تو وہ ہیں جو خرید وفروخت، لین دین، پیسہ کمانے اور وسائل کو بڑھانے میں اس قدر مگن ہوتے ہیں کہ انھیں اپنے مالکِ حقیقی کا کوئی خوف نہیں اور وہ حلال وحرام کی تمیز کیے بغیر دن رات دولت جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے ہاں روئے زمین پر سب سے زیادہ پسندیدہ مقام مساجد، جب کہ سب سے زیادہ ناپسندیدہ مقام بازار ہیں۔'' [1]

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

''کوشش کر کہ تو بازار میں داخل ہونے والا پہلا انسان نہ ہو اور نہ ہی سب سے آخر میں نکلنے والا ہو کیونکہ بازار شیطان کا میدان (جنگ) ہیں جہاں وہ ہر وقت اپنا جھنڈا اگاڑے رکھتا ہے۔'' [2]

ان احادیث سے پتہ چلا کہ بازار اچھی جگہ نہیں ہے۔ اس لیے ہر مسلمان عورت اور مرد پر لازم ہے کہ وہ کم سے کم وقت بازار میں گزارے اور اگر بازار میں رہنا اس کی مجبوری ہے جیسے دکاندار وغیرہ تو وہ اپنے وقت کو قیمتی بنائے، اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے اور اپنے کاروبار کو اپنے مالک کی یاد میں رکاوٹ نہ بننے دے البتہ وہ بہنیں جو محض خریداری کے لیے جائیں تو وہ بازار میں ٹہلنے کی بجائے جلد سے جلد فارغ ہو کر گھر واپس آ جائیں کیونکہ وہ بہت جلد شیطان کے دھوکے میں آ سکتی ہیں اس لیے کہ بازار تو اس کے خاص میدان ہیں اور یہی حکم مسلمان مردوں کے لیے بھی ہے۔

اس کے بعد ہم ان گزارشات کو اپنی بہنوں کی خدمت میں پیش کرنا چاہیں گے جن کے پیش نظر یہ مختصر کتابچہ ترتیب دیا گیا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح وفضل المساجد ۱۵۲۹۔

[2] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل ام سلمۃ ام المؤمنین ۶۳۱۵۔

پہلی گزارش

محرم مرد کے ساتھ ہی بازار جائیے

اے بہنو! ہر ممکن حد تک کوشش کیجیے کہ اگر بازار جانا ہی ہو تو آپ کسی محرم مرد کے ساتھ ہی جائیں تاکہ آپ باوقار اور محفوظ طریقے سے خریداری کر سکیں۔ ہماری بعض بہنیں اللہ تعالیٰ انھیں سمجھ عطا فرمائے، محرم مرد کے ساتھ بازار جانا ایک قسم کی پابندی اور خواتین کی آزادی پر قدغن خیال کرتی ہیں۔ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اکیلی بازار جائیں، اپنی مرضی سے گھومیں پھریں، خریداری کریں، کھائیں پیئیں انجوائے کریں اور کوئی ان کے کام میں رکاوٹ نہ بن سکے۔ یہ بہنیں شاید ان انسانی بھیڑیوں کی خطرناک چالوں کو نہیں سمجھتیں جو بازار کے ہر کونے میں گھات لگائے ہوتے ہیں اور ہر آنے جانے والی خاتون کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ عورتوں کا محرم کے بغیر بازار جانا اور غیر مردوں کے ساتھ آزادانہ اختلاط کئی برائیوں کو جنم دیتا ہے اور یہ فعل اسلامی تعلیمات کے سراسر منافی ہے۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے محرم کے بغیر بازار جانا ہو تو دو تین عورتوں کو ساتھ لے لیجیے، اکیلے بازار نہ جائیے، اگر سنجیدہ اور عمر رسیدہ خواتین کی ہمراہی ہو تو بہت ہی فائدہ مند ہے۔

دوسری گزارش

پردہ کا اہتمام

ہر مسلمان عورت پر لازم ہے کہ وہ گھر سے مکمل پردہ کے ساتھ نکلے لہٰذا اگر کسی مسلمان بہن کو بازار جانے کی ضرورت پیش آجائے اور اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو

تو مکمل پردہ کے ساتھ جائے۔فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ [1]

''اے نبی (ﷺ) اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے اوپر لٹکائے رکھیں۔ یہ زیادہ لائق ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور انھیں کوئی تکلیف نہ دی جائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

اگر چہ حجاب و پردہ کی فرضیت پر دیگر کئی آیات اور احادیث مبارکہ دلالت کرتی ہیں مگر مذکورہ آیت کریمہ کی روشنی میں کہنا چاہتا ہوں کہ اے مسلمان بہنو! ذرا غور کیجیے یہ حکم کن پاکباز ہستیوں کو ہو رہا ہے؟...... جن کو دنیا میں ہی جنت کی بشارتیں مل گئی تھیں۔ یہ وہ پاکدامن بیبیاں ہیں جن کے تقدس کی گواہی اللہ تعالیٰ کا قرآن دیتا ہے۔ ان میں وہ بھی ہیں جن کو خود پروردگار عالم نے اپنے پیارے نبی ﷺ کے لیے پسند فرمایا، کسی کا نکاح بھی خود رب کریم نے عرش بریں پر کیا، کسی کو رسول اکرم ﷺ نے جنت کی عورتوں کی سردار کہا، یہ وہ پیاری اور لاڈلی بیٹی ہے جسے آپ ﷺ کھڑے ہو کر ملا کرتے، ان کا ماتھا چوما کرتے اور انہیں پیار کرتے تھے۔ اگر یہ نکتہ ہماری مسلمان بہنوں کی سمجھ میں آ جائے تو بہتر ورنہ اس سے زیادہ ہم کیا گزارش کر سکتے ہیں؟

اکبر الہ آبادی کہتے ہیں:

---

[1] ۳۳/ احزاب: ۵۹۔

دیکھیں جو کل چند بے پردہ بیبیاں
اکبر حمیت قومی سے گڑ گیا
پوچھا کہ تمہارا وہ پردہ کیا ہوا؟
کہنے لگیں وہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

اور ایک انگریز نے امریکی پارلیمنٹ میں مسلمان معاشرے میں اپنا کلچر عام کرنے کی ترکیب کچھ اس طرح بتائی کہ اس نے کپڑے کا ایک ٹکڑا ایک ہاتھ میں پکڑا اور دوسرے میں قرآن مجید اور اس کپڑے کو قرآن مجید پر چڑھا دیا۔ ارکان پارلیمنٹ بولے یہ کیسی ترکیب ہے؟ اس نے کہا یہ مسلمان عورت کا حجاب ہے جسے اس کے چہرے سے کھینچ کر مسلمانوں کی کتاب قرآن مجید پر چڑھا دو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ آج ہم دیکھتے ہیں قرآن مجید کو مسلمانوں نے غلافوں میں بند جبکہ اپنی بہو بیٹیوں کے چہرے کھلے رکھے ہوئے ہیں۔ یہی ان کی ترقی ہے اور یہی یورپ چاہتا ہے۔

بدقسمتی یہ ہے کہ ہماری اکثر بہنیں تو پردہ کو ویسے ہی بوجھ اور پابندی تصور کرتی ہیں۔ ان کے نزدیک پردہ کرنے والی خواتین دقیانوس، قدامت پسند اور نہ جانے کن کن القاب کی مستحق ٹھہرتی ہیں؟

اور جو خواتین پردہ کر کے شاپنگ کرنے جاتی ہیں ان میں سے اکثر کی حالت انتہائی مضحکہ خیز ہوتی ہے۔ وہ اپنے گھر، خاندان اور اہل محلّہ کو دیکھ کر تو پردہ کر لیتی ہیں مگر جب بازار میں داخل ہوتی ہیں یا دکاندار کے سامنے ہوتی ہیں تو جلوہ نمائی شروع ہو جاتی ہے۔ یا پھر ایسا پردہ کیا جاتا ہے جو بذات خود بے پردگی اور دل کشی کا باعث ہے مروجہ فیشن ایبل نقاب اور جدید برقعہ اسی کا مظہر ہے۔ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ جو کہ سعودی عرب کے ممتاز عالم دین تھے، نے اس فیشن ایبل نقاب کو حرام قرار دیا ہے جس مین عورت مزید پرکشش نظر آتی ہے اور اس کے جسم کی بناوٹ نمایاں ہو جاتی ہے

خصوصاً اس کی آنکھیں فتنہ سامانی کا باعث بنتی ہیں۔غور کریں تو ایسا پردہ اسلامی پردہ کے مقاصد کے خلاف اور اس کی روح کے منافی ہے۔

چند ہی خوش نصیب خواتین ہیں جو صحیح پردہ کے ساتھ بازار وغیرہ جاتی ہیں۔اگر مسلمان خواتین کو قرآن وحدیث کی بات سمجھ نہ آئے تو ان یورپی خواتین کے شائع شدہ بیان پڑھ کر حقیقت کا ادراک کرنے کی کوشش کریں جو محض پردہ کے فوائد دیکھ کر مسلمان ہوئیں اور انھوں نے باقاعدہ طور پر یہ بیان دیا کہ پردہ میں عورت محفوظ اور باوقار محسوس ہوتی ہے جب کہ بے پردگی عدم تحفظ اور ہوس پرست نگاہوں کا مرکز ہے۔

تیسری گزارش

نگاہوں کا جھکانا

اے مسلمان خاتون! اگر تجھے بازار جانا ہی ہو تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی نگاہیں جھکا کر رکھنا اور اس شیطانی خیال کو دل سے نکال دینا کہ تیری طرف کوئی مرد نہیں دیکھ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ لوگوں کی نظریں خیانت کرتی ہیں۔ مرد عورتوں کو ہوس پرست اور للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہیں۔فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ﴾ [1]

"وہ آنکھوں کی خیانت کو خوب جانتا ہے اور اس کو جو سینے (دل) چھپاتے ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ......﴾ [2]

[1] ۴۰/ المؤمن:۱۹۔ [2] ۲۴/ النور: ۳۱۔

”(اے نبی ﷺ) مومن عورتوں کو کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔“

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”نیچی نگاہ رکھنے والا تین پاکیزہ اور اعلیٰ اوصاف کی حلاوت ضرور محسوس کرتا ہے:

1. ایمان کی مٹھاس۔
2. ثابت قدمی اور بلند ہمتی۔
3. دل کا نور اور ایمان۔“ [1]

جب کہ شتر بے مہار کی طرح منہ اٹھا کر پھرنے والے، لوگوں کی عزتوں پر ہوس پرست نگاہیں ڈالنے والے اور اسی طرح غیر مردوں پر نگاہیں ڈالنے والی عورتیں دنیا و آخرت میں تباہی سے دو چار ہوتے ہیں۔ دنیا میں ہی ان کا واسطہ بے سکونی پریشانی اور غموں سے پڑ جاتا ہے جبکہ آخرت میں وہ اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب کا شکار ہو جائیں گے۔ عورتوں اور مردوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم اس لیے ہے کہ نظروں کے تیر زنا کا سبب بن جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

”نگاہ کو نگاہ کے پیچھے مت لگاؤ (عورت کو بار بار نہ دیکھو) بے شک پہلی نظر تجھے معاف جبکہ دوسری (تیرے خلاف دلیل) ہوگی۔“ [2]

یعنی اچانک نظر پڑ جانے کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا اور اگر تو بار بار غیر محرم عورت کو دیکھے گا تو کوئی معافی نہ ہوگی، یہی حکم عورتوں کے لیے بھی ہے۔ بازاروں میں ایک دوسرے کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے والے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں، مرد اور عورتیں اس فرمان کو غور سے پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کی کوشش کریں۔ ایک اور روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] فتاویٰ ابن تیمیہ۔ [2] مسند احمد، ۱۲۹۸/۱، ۱۳۷۳ احیاء التراث۔

''عورت (پوری کی پوری) پردہ ہے جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو اس پر شیطان جھانکتا ہے۔'' [1]

چوتھی گزارش

دکاندار سے بے باکانہ گفتگو سے احتراز کیجیے

ہماری بعض بہنیں خریداری کرتے ہوئے دکاندار کے ساتھ بے تکلف ہونے کی کوشش کرتی ہیں، وہ بہت نرم اور دل کو لبھانے والا انداز گفتگو اختیار کرتی ہیں، الفاظ کی ادائیگی میں بلا کی بناوٹ کا مظاہرہ کرتی ہیں اور منہ اور چہرے کے عجیب عجیب زاویے بناتی ہیں۔ شاید وہ سمجھتی ہیں کہ اس طرح دکاندار متاثر ہوکر ان کو سستے داموں چیز فروخت کردے گا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ وہ احساس کمتری کا شکار ہیں یا پھر دوسروں کو بے وقوف بنانے کے چکر میں خود بے وقوف بن جاتی ہیں کیونکہ بعض دکاندار دوستوں کے بقول خواتین عموماً مہنگے داموں چیزیں خرید لیتی ہیں کیونکہ وہ دکاندار سے جھگڑا کرتی ہیں، اس لیے وہ چیز کا ریٹ زیادہ بتاتے ہیں پھر اس میں سے کچھ کمی کرکے بھی وہ اچھا خاصا منافع کما لیتے ہیں۔

بہر حال اس تناظر میں ہم کہنا چاہیں گے کہ جو ہماری بہنیں خریداری کے لیے جائیں وہ فطرتی انداز میں دکاندار سے کام کی بات کریں اور کم سے کم گفتگو کریں۔ ان کی گفتگو کا انداز ایسا ہونا چاہیے جس سے قدرے کرختگی کا احساس نمایاں ہوتا ہو، تاکہ بیمار دل افراد ان میں دلچسپی نہ لے سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے سرور کائنات ﷺ کی ازواج مطہرات کو بھی یہ حکم فرمایا تھا اور ہر مسلمان عورت پر بھی لازم ہے کہ وہ اس پر عمل کرے۔

[1] سنن ترمذی، کتاب الرضاع، باب استشراف الشیطان المرأۃ اذا خرجت ١١٧٣۔

﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا﴾ 1

''اور تم نرم لہجے سے بات نہ کیا کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہے وہ کوئی لالچ کرنے لگے، ہاں قاعدے کے مطابق کلام کیا کرو۔''

پانچویں گزارش

دکاندار کا سامنا صحیح انداز سے کیجیے

اکثر بہنیں بے پردہ بازار جاتی ہیں جبکہ انھوں نے ایک کندھے پر مفلر نما دوپٹہ بطور فیشن ڈال رکھا ہوتا ہے...... وہ دکاندار سے چیز کا ریٹ وغیرہ طے کرتے ہوئے عموماً کاونٹر پر اس قدر جھک جاتی ہیں کہ اس کی نظر سیدھی ان کے گلے میں پڑتی ہے اور ان کو اس کا احساس بھی نہیں ہوتا اور اگر آپ میری بات سے اتفاق کریں تو بعض ایسی بھی حواس باختہ خواتین ہیں جو جان بوجھ کر اس غیر اخلاقی حرکت کا مظاہرہ کرتی ہیں۔

اے بہنو! اس جسمانی زینت کا اظہار صرف اور صرف اپنے خاوند کے لیے کیجیے، اسے اپنی اداؤں سے دیوانہ کر دیجیے، اسلام اس ادا پر کہاں پابندی لگاتا ہے بلکہ اس کو پسند کرتا ہے مگر غیر محرم کے سامنے ایسی حرکت سے بچیے کیونکہ یہ عذاب الٰہی کا سبب ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ 2

''بے شک وہ لوگ جو ایمان والوں میں فحاشی پھیلانے کو پسند کرتے ہیں

---

1 ٣٣/ احزاب:٣٢۔ 2 ٢٤/ النور:١٩۔

ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''فحاشی کسی بھی چیز (انسان) کی قدر و قیمت کم کر دیتی ہے جبکہ حیا کسی بھی چیز کی قدر میں اضافہ کا باعث ہے۔'' [1]

اس لیے احتیاط کیجیے کہ دکاندار کے سامنے کسی بھی طرح آپ کی زینت کا اظہار نہ ہو۔ اس کا بہترین علاج پردہ ہی ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

چھٹی گزارش

مناسب وقت کا انتخاب کیجیے

بازار جانے کے لیے مناسب وقت کا انتخاب کیجیے۔ ایسے وقت میں بازار مت جائیے جب دکاندار اکیلا ہو یا کسی بھی قسم کے نقصان کا اندیشہ ہو مثلاً: صبح کا وقت کہ جب بازار کھلتا ہے یا ایسا وقت جب اوباش نوجوانوں کے ٹولے آوارہ گردی کے لیے بازار آتے ہوں جیسا کہ بڑے شہروں میں شام کے بعد۔ ایسے اوقات میں بازار جانا یقیناً کسی نقصان یا فتنہ کا باعث ہوسکتا ہے خصوصاً جب عورت اکیلی ہو، اخبارات میں نوجوان لڑکیوں کے اغوا اور پھر قتل کے واقعات عبرت کے لیے کافی ہیں۔

یاد رکھیے! تنہائی میں دکاندار کے ساتھ علیحدہ ہونا یا خرید و فروخت کے معاملات طے کرنا نبی اکرم ﷺ کے مندرجہ ذیل فرمان کے منافی ہے:

''کوئی آدمی کسی عورت کے پاس تنہائی میں علیحدہ نہ ہو مگر یہ کہ اس کا محرم

[1] سنن ترمذی، ابواب البر والصلة، باب ما جاء فی الفحش والتفحش ۱۹۷٤۔

ساتھ ہو۔'' [1]

یعنی اگر اسے کسی مجبوری کی حالت میں اجنبی مرد کے پاس جانا ہی پڑے تو اپنے محرم کے ساتھ جائے جیسا کہ علاج یا کسی اور ضرورت کے لیے۔

ساتویں گزارش

زیب و زینت ترک کر کے جائیے

ہم نے اس کتابچہ کے مقدمہ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ہماری اکثر بہنیں اپنے خاوند کے لیے تو زیب و زینت اختیار نہیں کرتی ہیں بلکہ گھر کے کام کاج کی وجہ سے میلے کپڑے، میلے ہاتھ اور بعض دفعہ پیاز، تھوم کے استعمال سے بدبودار ہاتھ لیے پھرتی ہیں لیکن جب بازار جانا ہو تو، خوب بن سنور کر اور آرائش و جمال کے تمام مراحل سے گزر کر گھر سے باہر نکلتی ہیں، یہ سوچ انتہائی خطرناک اور ناقابل فہم ہے۔

اے میری اسلامی بہن! اگر تجھے بازار جانا ہی ہے تو تجھ پر واجب ہے کہ زیب و زینت کو ترک کر دے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ [2]

''اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیمی جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنی زینت کا اظہار نہ کیا کرو۔ نماز ادا کرتی رہو۔ زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح: باب لا یخلونّ رجل بامراۃ ۵۲۳۳۔

[2] ۳۳/ الاحزاب:۳۴۔

غور فرمائیے! یہ حکم ہماری ماؤں اور رسول اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کو ہے جو پاکیزگی اور اخلاص میں اپنی مثال آپ تھیں۔ تو پھر آج کی خواتین کو ان چیزوں کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ آج کی خواتین کی اخلاقی اور معاشرتی حالت ناقابل بیان ہے۔ اکثر خواتین خوب بن سنور کر بازار جاتی ہیں۔ وہ پوری قوت سے اپنی زینت کا اظہار کرتی ہیں اور فیشن پرستی نے ان کو اس قدر اندھا کر دیا ہے کہ صحیح راہ پر چلنا ان کو انتہائی دشوار نظر آتا ہے۔

آٹھویں گزارش

بازار میں اونچی آواز سے بات نہ کیجیے

بعض بہنوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ بازار میں ایک دوسری کو اونچی آواز سے بلاتیں اور اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں، خصوصاً اتوار بازاروں میں جب کہ لوگ دکانوں سے باہر مختلف چیزوں کے سٹال وغیرہ لگاتے ہیں، مثلاً خواتین اکٹھے بازار جاتی ہیں، جب وہ الگ الگ سٹالوں پہ کھڑی ہوں تو ایک دوسری کو بآواز بلند بلاتی ہیں۔

اے بہنو! نبی کریم ﷺ نے تو مردوں کو بھی بازار میں اونچی آواز کے ساتھ بات کرنے یعنی چیخنے چلانے سے منع کیا ہے چہ جائیکہ عورت ایسا کرے جس کی آواز بھی غیر محرم مردوں تک نہیں پہنچنی چاہیے۔ اگر آپ نے دوسری خواتین یا اپنے ساتھ موجود محرم کے ساتھ بات کرنا ہو تو پست آواز میں اور پروقار طریقہ سے کیجیے۔

نویں گزارش

مناسب اشیاء اور مناسب لباس خریدیئے

آج کل بازاروں میں ایسی اشیاء خصوصًا میک اپ کا سامان دستیاب ہے جس کا استعمال جہاں ناجائز ہے وہاں طبی لحاظ سے نقصان دہ بھی ہے۔ ہماری خواتین کا میک اپ، بالوں پہ سنہرا رنگ، فیئر اینڈ لولی رنگت دیکھ کر ایک لطیفہ ذکر کرنے کو دل چاہتا ہے، کہتے ہیں کسی جنگل کا ایک گیدڑ دھوبیوں کے نیل کے مٹکے میں گر گیا جس سے اس کی رنگت نیلی ہوگئی۔ وہ جب واپس جنگل میں آیا تو جانوروں پر رعب جمانے لگا کہ میں اس جنگل میں ایک طاقتور جانور ہوں اور میرا نام ''نیل کینٹھ'' ہے تمام جانوروں کو مجھ سے ڈرنا چاہیے، جانور بھی تشویش کا شکار ہو گئے ایک دن ایسے ہوا کہ ایک برساتی نالے کو عبور کرتے ہوئے ''نیل کینٹھ'' صاحب پانی میں گر گئے اور اصلیت سامنے آگئی، ہماری خواتین بھی جو میک اپ کی تہہ چڑھا کر کسی اور دنیا کی باسی ہونے کے خواب دیکھ رہی ہوتی ہیں منہ دھونے پر اپنی اصلیت پہ واپس آجاتی ہیں، اسی طرح ایسے ریڈی میڈ سوٹ اور ملبوسات بازار کی زینت ہیں جن کا پہننا ایک مسلمان عورت کے لیے کسی بھی طرح جائز نہیں مگر جب ہم اپنی مسلمان بہنوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ مغربی کافرات اور فاسقات کی نقالی میں اس قدر تنگ اور باریک لباس پہن رہی ہیں تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔ خواتین مغرب پرستی میں کس حد کو پار کرنا چاہتی ہیں؟ وہ کس قدر مختصر لباس پہننا چاہتی ہیں؟ پینٹ نما شلواریں اور شرٹ نما قمیصیں، کٹے بازو اور اونچے چاک، کیا یہ اسلامی اور مشرقی لباس ہے؟ اے مسلمان بہنو! ہوش کے ناخن لو، اور رسول عربی ﷺ کے اس فرمان کو ذرا غور سے پڑھو:

''اہل جہنم کے دو گروہ ایسے ہیں جنھیں میں نے دیکھا نہیں۔ ایک تو وہ جن کے ہاتھ میں گھوڑے کی دم کی طرح لاٹھیاں ہوں گی جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے (اور دوسرا) وہ عورتیں جو (کپڑے پہننے کے باوجود) ننگی ہوں

گی (ان کے کپڑے باریک یا تنگ ہوں گے) وہ مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی اور خود بھی مردوں کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی۔ ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ہوں گے یہ نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پا سکیں گے۔ حالانکہ اس کی خوشبو (کتنی دور کی) مسافت سے آتی ہے۔" [1]

سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ بہن کتنی بدقسمت ہے جو ماڈرن، فیشن ایبل، روشن خیال، اور ترقی یافتہ کہلوانے کے لیے بے ہودہ لباس پہنے، مضحکہ خیز میک اپ کرے اور اس زندگی کی تمام آسائشوں اور نعمتوں سے محروم ہو جائے جو نہ ختم ہونے والی ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس پر اس کا پروردگار اس قدر ناراض ہو جائے کہ اسے جنت کی خوشبو سے محروم کر دے۔

اس کے مقابلے میں وہ قابل فخر بہنیں کس قدر خوش قسمت ہیں جو قدامت پسند، دقیانوس، غیر تہذیب یافتہ اور شدت پسند جیسے الفاظ کے نشتر برداشت کرتی ہیں، ذہنی کوفت اٹھاتی ہیں مگر اسلامی اصولوں پر سختی سے کاربند رہ کر اور اپنے پروردگار کو راضی کر کے لازوال نعمتوں کی وارث بنتی ہیں۔

دسویں گزارش

زیورات اور چوڑیوں کی پیمائش دینے میں احتیاط کیجیے

ہماری بعض بہنیں زیورات مثلاً: انگوٹھی، چھلا وغیرہ اور اسی طرح چوڑیوں کی پیمائش کے لیے مردوں کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیتی ہیں۔ بعض دفعہ تنگ چوڑیوں

[1] صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب النساء الکاسیات ۵۵۸۲۔

یا تنگ زیورات کو پہنانے کے لیے مرد خواتین کا ہاتھ زور زور سے دباتے ہیں جو کہ سراسر غیر شرعی فعل ہے۔

اے معزز بہنو! ہمارے خیال میں کوئی بھی عفت مآب بہن اپنا ہاتھ کسی اجنبی مرد کے ہاتھ میں کسی شرعی مجبوری کے بغیر نہیں دے سکتی۔ اس لیے آپ خود ان زیورات کو پہن کر پیمائش کیجیے یا کسی عورت سے کہیے جو آپ کو پہنا کر سائز وغیرہ چیک کرے۔

اے مسلمان بہن! شرم وحیا مسلمان عورت کی قیمتی متاع ہے اسے مت ضائع کیجیے۔ اپنا ہاتھ صرف ایک مرد کے ہاتھ میں دیجیے جو کہ آپ کا خاوند ہے۔

گیارہویں گزارش

درزی کو ماپ دینے کے مسئلہ میں شرعی حدود کی پاسداری کیجیے

اللہ تعالیٰ ہماری خواتین کی حالت پہ رحم فرمائے کہ بعض بہنیں درزی کو ماپ دینے میں اس قدر بے باکی کا مظاہرہ کرتی ہیں کہ درزی کا سر بھی شرم سے جھک جاتا ہے۔ وہ جسم کے ہر حصے کا ماپ دینے کے لیے انتہائی بے حیائی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔

اے بہن! اللہ آپ کو حیا کی عظیم دولت سے سرفراز فرمائے اگر کپڑے بازار ہی سے سلوانے ہیں تو کسی عورت سے سلوا لیجیے یا پھر اپنے پرانے کپڑے ساتھ بھیج دیے یا یہ کہ ماپ لکھ کر درزی کی طرف بھیج دیجیے۔

آپ خود ہی فیصلہ کیجیے کہ جس خاتون کے روبرو کھڑے ہو کر درزی اس کے گلے، سینے، کمر، پنڈلیوں اور ٹانگوں وغیرہ کا ماپ کر رہا ہے اس کو عورت کہنا بھی چاہیے یا نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بے شک لوگوں کو جو تمام انبیا کی کلام سے ملا (اس میں سے) یہ بھی ہے

کہ جب تو بے حیا و بے شرم ہو جائے تو جو مرضی کرتا رہ۔'' [1]

بارہویں گزارش

بازار میں احتیاط سے چلیے

بعض بہنیں بازار میں چلتے ہوئے احتیاط سے کام نہیں لیتی ہیں۔ وہ اپنے سامنے توجہ کرنے کی بجائے ادھر ادھر دکانوں میں سجی اشیاء، ملبوسات اور زیورات وغیرہ کو دیکھتے دیکھتے کسی نہ کسی چیز سے ٹکرا جاتی ہیں، غیر محرم مردوں سے ان کا تصادم ہو جاتا ہے یا کسی نقصان دہ چیز پر پاؤں آنے سے پھسل جاتی ہیں۔ اس میں بہنوں کو چاہیے کہ وہ بازار میں چلتے وقت احتیاط سے کام لیں۔ اپنے کپڑے وغیرہ سمیٹ کر اور عفت وعصمت کی تصویر بن کر چلیں تاکہ کوئی چیز ان کے لیے ضرر کا باعث نہ بن سکے۔

تیرہویں گزارش

اوباش نوجوانوں سے محتاط رہیے

اے بہنو! بازار میں خریداری کرتے ہوئے اوباش اور آوارہ مردوں سے ہوشیار رہیے۔ اس موقع پر ایک بات معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی خاتون اپنے لباس، چال چلن، گفتگو اور اشاروں کنایوں سے مردوں کو حوصلہ نہ دے تو شاید کسی آوارہ نوجوان کو یہ جرأت نہ ہو کہ وہ اسے تنگ کرنے کی کوشش کرے۔ یہ شیطان صفت افراد دیکھتے ہیں کہ لڑکی اکیلی ہے اس کے ساتھ کوئی محرم مرد نہیں، یا اس کی حرکات وسکنات، لب ولہجہ عجیب وغریب ہے تو وہ اسے تنگ کرنے کی کوشش کرتے

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب اذا لم تستح...... ٦١٢٠۔

ہیں۔اس لیے ہوشیاری سے کام لیجیے کہ کوئی آوارہ نوجوان آپ کو پریشان نہ کرے اور پھر اپنے دوستوں میں بیٹھ کر آپ کو بے وقوف بنانے کے قصے بیان نہ کر سکے۔

چودہویں گزارش

خوشبو لگا کر نہ جائیے

اے بہنو! اگر آپ کو گھر سے باہر جانا ہی ہو یا کسی ضرورت کے تحت بازار جانا ہو تو خوشبو استعمال نہ کیجیے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو زانیہ کہا جو خوشبو لگا کر غیر مردوں کے پاس سے گزرتی ہے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں:

''جو عورت خوشبو لگائے پھر غیر مردوں کے پاس سے گزرے کہ ان کو اس کی خوشبو پہنچے تو وہ زانیہ ہے۔'' [1]

آپ ﷺ نے نماز کے لیے مسجد جانے والی عورت کو تلقین فرمائی کہ اگر اس نے خوشبو لگا رکھی ہو تو غسل کر کے خوشبو کا اثر ختم کر دے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب عورت مسجد جانے کا ارادہ کرے تو خوشبو (کے اثرات ختم کرنے کے لیے) غسل کرے جیسے جنابت سے غسل کیا جاتا ہے۔'' [2]

معزز بہنو! سوچنے کی بات ہے کہ اگر پیارے نبی ﷺ مسجد جانے والی عورت کو غسل کرنے کا حکم دے رہے ہیں کہ اس سے خوشبو کے اثرات دوسروں تک نہ پہنچیں تو پھر بازار جانے والی عورت کیسے خوشبو لگا کر دکانداروں اور اوباش نوجوانوں کے سامنے آسکتی ہے۔بعض خواتین اس قدر خوشبو یا پرفیوم وغیرہ استعمال کرتی ہیں کہ وہ

---

[1] سنن نسائی، کتاب الزینة، باب ما یکرہ للنساء ۵۱۲۹۔

[2] سنن نسائی، کتاب الزینة، باب اغتسال المرأة من الطیب ۱۵۳۰۔

جہاں سے گزرتی ہیں مرد حضرات متوجہ ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھو ایسی عورتیں زانیہ کے حکم میں ہیں۔

چیک کرنے کے لیے بھی خوشبو استعمال نہ کریں

بعض عورتیں گھر سے خوشبو لگا کر بازار وغیرہ تو نہیں جاتیں لیکن خوشبو چیک کرنے کے لیے اپنے کپڑوں کو لگا لیتی ہیں، اس سے بھی آپ کو بچنا ہوگا۔ اگر خوشبو چیک کرنا ہو یا پرفیوم وغیرہ کا اندازہ کرنا ہو تو فقط سونگھ کر ہی کیجیے یا کسی ایسی چیز پر خوشبو لگا کر چیک کیجیے جسے فوراً دھویا یا ختم کیا جا سکے۔ اس طرح آپ نبی ﷺ کی بیان کردہ وعید سے بچ سکتی ہیں جس کا ذکر ابھی ہوا ہے۔

پندرہویں گزارش

اونچی ایڑی والا جوتا مت پہنیے

ہماری بعض بہنوں نے اونچی ایڑی والے جوتے بازار جانے کے لیے خاص طور پر سنبھال رکھے ہوتے ہیں۔ ان جوتوں سے ایک خاص قسم کی آواز نکلتی ہے جسے سن کر لوگ متوجہ ہوتے ہیں۔ ایسے جوتے مندرجہ ذیل خرابیوں کا باعث ہیں۔

1. غیر محرم مردوں کی توجہ کا باعث۔
2. عورت کے لیے نقصان کا سبب کہ وہ کسی بھی وقت سلپ ہو کر گر سکتی ہے۔
3. اعضاء کے لیے تکلیف کا باعث کہ ایک خاص زاویے پر مسلسل چلنا بعض دفع انسانی جسم کے لیے تکلیف کا سبب بن سکتا ہے۔

سولہویں گزارش

بازار میں مت بیٹھیے

ہماری بعض بہنیں دکانوں کے آگے بنے ہوئے تھڑوں پر یا پھر بازار میں کسی خاص جگہ پر بیٹھ جاتی ہیں اور گھنٹوں خوش گپیوں میں مصروف رہتی ہیں۔ یہ بیچاریاں اپنے تئیں بازار کی رنگینیوں سے لطف انداز ہو رہی ہوتی ہیں مگر یہ بھول جاتی ہیں کہ بازار اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ جگہ ہے اس بیماری میں اکثر مرد بھی مبتلا ہیں۔ پہلے یہ بات گزر چکی ہے کہ حدیث مبارکہ کی رو سے اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ مقامات مساجد اور ناپسندیدہ مقامات بازار ہیں۔ اس لیے جتنی جلدی ہو سکے انسان کو بازار سے نکل جانا چاہیے۔ اسے سوچنا چاہیے کہ جو جگہ اس کے پروردگار کے ہاں مکروہ اور ناپسندیدہ ہے وہ وہاں فضول بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کیوں مول لے؟

ستارہویں گزارش

گاہکوں سے خالی دکان میں جانے سے بچیے

ہم پہلے بھی گزارش کر چکے ہیں بازار جانے کے لیے ایسے وقت کا انتخاب کیجیے جب عام لوگ بازار میں آنا جانا شروع کر دیتے ہیں تاکہ آپ کے لیے کسی قسم کی پریشانی پیدا نہ ہو سکے۔ اسی طرح جو دکان گاہکوں سے خالی ہو اور آپ کے ساتھ کوئی محرم مرد یا چند عورتیں نہ ہو تو اکیلے ایسی دکان میں مت جایئے۔ درحقیقت یہ صورت حال کئی اعتبار سے آپ کے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہے۔ آپ اپنی جان، دین اور مال بچانے کے لیے اس دکان میں داخل نہ ہوں یا تو کسی اور دکان میں چلے جایئے یا پھر

تھوڑا سا انتظار کرلیں کہ دیگر لوگ بھی داخل ہو جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''کوئی آدمی کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ علیحدگی میں نہ ملے (اگر ایسے ہو) تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا۔'' [1]

اٹھارہویں گزارش

بازار کی چکا چوند میں نمازوں کو ضائع نہ کیجیے

ہمارے ہاں اکثر عورتیں اور مرد تو ویسے ہی نماز نہیں پڑھتے، وہ حد فاصل (نماز) جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان امتیاز کے لیے علامت ہے اسے بھی ہم بھولے ہوئے ہیں لیکن جو خواتین وحضرات ٹوٹی پھوٹی نمازیں پڑھتے ہیں وہ بازار میں مصروفیت کی وجہ سے نمازیں ضائع کر دیتے ہیں۔ چھوٹے شہروں میں خصوصاً ظہر اور عصر جب کہ بڑے شہروں میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کی کوئی پروا نہیں کی جاتی۔ اے میری بہنو! روز قیامت، عبادات کے متعلق سب سے پہلا سوال نماز کے متعلق ہوگا اگر نماز کا معاملہ درست ہوا تو تمام معاملات سنور جائیں گے اور اگر یہی خراب ہوا تو بقیہ امور بھی الٹ پلٹ ہو جائیں گے اور انسان ہاتھ ملتا رہ جائے گا۔

انیسویں گزارش

خریداری میں فضول خرچی سے کام نہ لیجیے

ہماری بعض بہنیں خریداری کرتے ہوئے فضول خرچی سے کام لیتی ہیں بعض تو غیر ضروری اشیاء خرید لیتی ہیں اور بعض انتہائی مہنگی چیزیں پسند کرتی ہیں۔ اس لیے

[1] سنن ترمذی، کتاب الفتن عن رسول الله، باب ماجاء فی لزوم الجماعة ٢١٦٥۔

ضرورت کی چیز خریدیئے اور میانہ روی سے کام لیجیے۔

اپنے باپ، بھائی، خاوند، بیٹے کے وسائل کو مدنظر رکھیے، خواہ مخواہ پیسہ برباد مت کیجیے۔ جتنی چادر ہو اتنے ہی پاؤں پھیلایئے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا﴾ [1]

"بے شک بے جا (مال) اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں (اسکے فرمانبردار ہیں) اور شیطان اپنے پروردگار کا انکاری ہے۔"

ہماری بعض شادی شدہ بہنیں خریداری کرتے ہوئے اس قدر فضول خرچی سے کام لیتی ہیں کہ بیچارا خاوند سٹپٹا جاتا ہے جس کا نتیجہ تلخی اور لڑائی کی صورت میں سامنے آتا ہے لہٰذا ضرورت کی چیز خریدیئے اور میانہ روی اپنایئے۔

بیسویں گزارش

دیکھا دیکھی خریداری نہ کیجیے

بعض بہنیں دیکھتی ہیں کہ فلاں عورت نے فلاں چیز خریدی ہے، اس کے کمرے میں فلاں چیز سجی ہوئی ہے، اس نے فلاں قسم کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں تو وہ بغیر سوچے سمجھے بازار آ دھمکتی ہیں اور جب تک یہ چیزیں خرید نہ لیں انہیں اطمینان نہیں ہوتا، وہ اپنے خاوند یا والدین سے ان چیزوں کا مطالبہ شروع کر دیتی ہیں اور انہیں پریشان کرتی ہیں۔ یہ عادت جہاں مالی پریشانیوں کا باعث ہے وہاں عقل سلیم کے بھی خلاف ہے اور تلخیوں کا باعث ہے لہٰذا اس سے بچنے کی کوشش کریں۔

[1] ۱۷/ بنی اسرائیل:۲۷۔

اکیسویں گزارش

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی خریداری کے متعلق خاص گزارش

عید الفطر کی خریداری کے لیے عموماً رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بازاروں کے چکر لگائے جاتے ہیں۔ یہ لمحات اتنے قیمتی بابرکت اور انمول ہوتے ہیں کہ سال بھر دوبارہ ان کا نصیب ہونا ناممکن ہے۔

اسی طرح عید الاضحیٰ کی خریداری کے لیے ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں ہماری بہنیں بازار کا رخ کرتی ہیں، یہ دن بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی قیمتی ہیں۔ ان بابرکت گھڑیوں کو کپڑے اور میک اپ خریدنے میں ضائع نہ کیجیے، ہوسکتا ہے آیندہ سال آنے والا رمضان ہمیں نصیب نہ ہو سکے یا آیندہ سال ذوالحجہ کے قیمتی دس دن (یکم تا دس) ہماری قسمت میں نہ ہوں۔ ہمارے کتنے ہی عزیز ایسے ہیں جو گزشتہ سالوں میں موجود تھے مگر اب ہمارے درمیان نہیں ہیں۔

بازار جانے والوں کے لیے خوشخبری اور تحفہ

جو خواتین وحضرات اپنی ضروریات کے پیش نظر بازار جاتے ہیں ان کے لیے عظیم خوشخبری اور بہترین تحفہ:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی بازار میں داخل ہوا، اور اس نے کہا:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. [1]

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا دخل السوق ٣٤٢٨۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہت ہے۔ اسی کے لیے تمام تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور وہ مارتا ہے، اور وہ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ اس کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' [1]

تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کی دس لاکھ غلطیاں معاف فرما دیتے ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتے ہیں۔''

بعض علما نے اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بازار اللہ تعالیٰ سے غافل ہونے کی جگہ ہے۔ بہت کم لوگ بازاروں میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں یا اس کا خوف کھاتے ہیں۔ اس لیے جو ان کلمات کے ذریعے بازار جیسی پرفتن جگہ میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے گا تو اسے اتنے بڑے انعام سے نوازا جائے گا۔



[1] امام ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔